66

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نصرۃ النواظر
فی مسئلۃ الحاضر الناظر

1841

مصنفہ

صاحبزادہ الحاج الحافظ سلطان [illegible]

ذخیرہ

ناشر

دارالعلوم فیض القرآن

آستانہ عالیہ غوثیہ غوریہ دربارِ رحمت شریف

Marfat.com

وجہ تالیفِ کتاب :-

مجھے حاضر و ناظر کے مسئلہ میں شکوک و شبہات تھے کیونکہ اکثر علماء دیوبند اس عقیدہ کو شرک کہتے ہیں ہاں۔

اور بعض دلائل سے ثابت ہوتا ہے اس پر میں نے اکوڑہ والے دارالعلوم حقانیہ کے علماء سے اپنے شکوک شبہات دور کرنے کیلئے خط و کتابت کی جو افادۂ عام کیلئے ہدیۂ قارئین ہے

حافظ سلطان محمود دریا شریف
حضرو ضلع اٹک

کاتب :-
صاحبزادہ حافظ محمود سلطان دریا شریف

ہدیہ = 5 = روپے

Marfat.com

1841

59810

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا
وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَرْسَلَہُ اللّٰہُ شَاہِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا
وَجَعَلَ اُمَّتَہٗ شُہَدَاءَ عَلَی النَّاسِ وَجَعَلَہٗ عَلٰی اُمَّتِہٖ شَہِیْدًا وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ فَازُوْا مِنَ اللّٰہِ فَوْزًا کَبِیْرًا ۝

اَمَّا بَعْدُ

دقائق اخبار میں لکھتے ہیں کہ دنیا کی مثال حضرت عزرائیل علیہ السلام کے سامنے ایسی ہے جیسے کہ دسترخوان ہو اور اس پر کئی قسموں کے کھانے سجے ہوئے ہوں اور وہ دسترخوان کسی آدمی کے سامنے رکھ دیا جائے اور وہ جہاں سے چاہے کھائے یعنی وہ دسترخوان اسکے سامنے ہوتا ہے اور اس پر جو اشیاء

ہوتی ہیں اس شخص سے مخفی نہیں ہوتیں کوئی کھانا جو
اسپر ہو دقائق الاخبار صفحہ نمبر ۸ الباب ثانی باب
باب فی ذکر ملک الموت اور علامہ ثناء اللہ رح
(پانی پتی) اپنی کتاب تذکرۃ الموتی والقبور باب
احوال الموت واعونہ صفحہ نمبر ۶ پر لکھتے ہیں روایت
کرتے ہیں ابن ابی الدنیا حضرت کعب سے اور
ابن ابی زبیر بیٹے محمد سے روایت کرتے ہیں
صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے رسول اللہ خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت عالیہ میں عرض کی اور
پوچھا یا رسول اللہ صلے اللہ علیک وسلم ملک الموت
ایک فرشتہ ہے اور جنگ کی صفوں میں مشرق سے
مغرب تک اور درمیان میں لوگوں کو مارتا ہے یہ کیسے
ہو سکتا ہے
جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا ملک الموت کے سامنے
یسے کردی ہے جیسے تمہارے سامنے طباق ہو جہاں
سے چاہو کھانا اٹھالو
ور ابو نعیم نے مجاھد وغیرہ سے روایت کی ہے
ساری زمین ملک الموت کے سامنے ایسی ہے جیسا کہ
طباق ہوتا ہے جہاں سے چاہتا ہے لے لیتا ہے

Marfat.com

1841

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عزرائیل علیہ السلام حاضر و ناظر ہیں کیونکہ تھال میں جو اشیاء ہوتی ہیں اس سے مخفی نہیں ہوتی جسکے سامنے وہ تھال رکھا ہوا ہوتا ہے اسی طرح جو زمین میں ہے عزرائیل علیہ السلام سے مخفی نہیں ہو سکتی

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب ان احادیث سے عزرائیل علیہ السلام کا حاضر ناظر ہونا ثابت ہوتا ہے تو حاضر ناظر ہونا شرک نہیں ہو سکتا جب عزرائیلؑ کا حاضر ناظر ہونا شرک نہیں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا حاضر ناظر ہونا کیسے شرک ہو سکتا ہے

اور علماء حضرات جن احادیث اور آیات سے حاضر ناظر ہونا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ثابت ہوتا ہے ان میں تاویلیں محض اس لیے کرتے ہیں کہ اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو حاضر ناظر مانیں یہ اللہ تعالی کے برابری لازم آتی ہے کیونکہ اللہ تعالی بھی حاضر ناظر ہو اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی حاضر ناظر ہوں اور اللہ تعالی کی کسی صفت میں برابری آجائے تو شرک لازم آجاتا ہے حالانکہ اللہ تعالی کے حاضر ناظر ہونے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر ناظر ہونے میں بڑا فرق ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو صرف

Marfat.com

اپنی امت پر حاضر ناظر ہیں اور اللہ تعالیٰ تو عرش کرسی لوح وقلم ساتوں آسمان ساتوں زمین عجایبات نور عرض یہ کہ جتنی مخلوق ہے جسکی تشریح تفسیر روح المعانی میں عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ کی آیتہ کی تشریح میں موجود ہے)

اللہ تعالیٰ سب مخلوق پر حاضر ناظر ہے کتنا بڑا فرق ہے، علامہ بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ۔ اس آیتہ کی تشریح میں لکھتے ہیں

وَلَمَّا كَانَ الرَّسُولُ كَالرَّقِيبِ الْمُهَيْمِنِ عَلَى أُمَّتِهِ عُدِّيَ بِعَلَى

یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی امت پر محافظ اور نگہبان ہیں اس لیے کلمہ علیٰ کا لایا گیا ہے مدارک التنزیل میں علامہ نسفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

وَلَمَّا كَانَ الشَّهِيدُ كَالرَّقِيبِ جِيءَ بِكَلِمَةِ الْاسْتِعْلَاءِ

اور تفسیر ابی سعود میں ہے

وَكَلِمَةُ الْاسْتِعْلَاءِ كَمَا فِي الشَّهِيدِ مِنْ مَعْنَى الرَّقِيبِ وَالْمُهَيْمِنِ

مطلب ان سب تفاسیر کا یہ ہوا کہ شہیدا کا معنی رقیب اور مہیمن ہے اس لیے قرآن مجید کی عبارت علیکم شہیدا ہے اور رقیب اور مہیمن کا معنی محافظ

اور نگہبان ہے

جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی امت پر محافظ
اور نگہبان ہوئے تو حاضر ناظر تو ضرور ہوئے
کیا مفسرین کو یہ سمجھ نہ تھی کہ اس معنی سے شرک لازم
آتا ہے اور محمود الحسن صاحب جو کہ شیخ الہند کے
لقب سے یاد کیے جاتے ہیں انہوں نے آیۃ کی تفسیر
اس طرح فرمائی ہے چونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
اپنے امتیوں کے حالات سے پورے واقف ہیں اسلیے
اپنی امت کی صداقت اور عدالت پر گواہ ہونگے
جماعتی تعصب سے بالا ہو کر خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جانکر
جواب باصواب ہے مطالع فرمائیں
اکوڑہ والوں کی طرف سے جواب مطالعہ فرمائیں
جو شخص انبیاء علیہ السلام یا ملائکہ کو حاضر ناظر مانے
تو اسکا یہ عقیدہ قرآن و حدیث آثار۔ فقہ حنفی کے
مخالف ہے اور اسکا یہ عقیدہ بلا شک و شبہ شرکیہ
عقیدہ ہے یہ لکھ کر نیچے مفتی محمد فرید صاحب نے اپنے دستخط
کرکے دار العلوم کی مہر لگادی
جو اصل تحریر میرے پاس موجود ہے
پھر میں نے لکھا ہے کہ مفتی صاحب یہ تو آپنے اپنے
عقیدہ کا اظہار فرمایا ہے عقیدہ کے اظہار کی ضرورت

نہ تھی مطلب تو استفتاء سے تھا کہ

وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا

کی تفاسیر سے اور حدیثوں سے حاضر ناظر ہونا ثابت ہوتا ہے اور محمود الحسن صاحب جو کہ ملقب بالقب شیخ الہند ہیں انہوں نے بھی شَهِيدًا کی تفسیر کی ہے اُن سے بھی حاضر ناظر ہونا ثابت ہوتا ہے

اس کے جواب میں انہوں نے لکھا کہ ہم تو ایسے فتوے دیتے ہی نہیں لیکن اس طالب علم کے لیے میں نے مختصر جواب دیا ہے اس پر اکتفا کریں

قارئین کرام کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ جواب اپنے عقیدہ کا بیان ہے یا کہ میرے سوال کا جواب ہے پھر میں نے جواب لکھا کہ آپ حاضر ناظر کے عقیدہ کو شرکی عقیدہ لکھتے ہیں اور ان تفاسیر اور حدیث سے حاضر ناظر ہونا ثابت ہوتا ہے اور آپ سے ان تفاسیر اور احادیث کا جواب پوچھتے ہیں تو آپ لکھتے ہیں ہم ایسے فتوے کا جواب نہیں دیتے یہ عجیب بات ہے کہ شرک کو اللہ تعالیٰ معاف نہیں فرماتا۔ اور ایسے گناہ کا ثبوت بظاہر تفاسیر اور احادیث سے ملتا ہے اور آپ لکھتے ہیں کہ ہم ایسے فتوے کا جواب ہی نہیں دیتے

حق تو یہ ہے کہ پہلے آپ شرک کی تعریف کریں کہ شرک کسے کہتے ہیں بعد میں حاضر ناظر کے متعلق لکھیں کہ حاضر ناظر

Marfat.com

کا عقیدہ شرک ہے میں اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جانکر لکھتا ہوں کہ رسالہ الصدیق جو کہ خیر المدارس ملتان سے شائع ہوتا تھا قریباً ۲۵-۳۰ سال کی بات ہو گی کہ رسالہ الصدیق میں سے کسی نے علم غیب کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ علم غیب کلی کا عقیدہ صحت دلائل کے خلاف ہے مگر یہ عقیدہ شرک نہیں یہ تمام علماء دیوبند کا فیصلہ ہے

اور جن ایام میں ریاض احمد اشرفی صاحب جنگ اخبار میں ہفتہ وار آپکے مسائل کے عنوان پر لکھتے تھے اُن سے کسی نے حاضر ناظر کے مسئلہ کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے جواب میں لکھا کہ اللہ تعالیٰ کے حاضر ناظر ہونے میں اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ناظر ہونے میں بڑا فرق ہے

کسی مسلمان کا یہ عقیدہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاضر ناظر ہیں یہ اشتراک لفظی ہے یہ عقیدہ شرک نہیں فتاوی رشیدیہ میں کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کے عقیدہ کے متعلق سوال کیا انہوں نے جواب میں لکھا اگر برابر مانے تو شرک ہے اس جواب سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی صفت میں کسی کو اللہ تعالیٰ کے برابر مانے تو شرک ہے

Marfat.com

اور ماہنامہ انوار العلوم جوکہ مدرسہ اشرفیہ لاہور سے شائع ہوتا تھا ماہنامہ محرم الحرام ۱۳۷۵ھ الکلام الحسن کے عنوان کے صفحہ ۳۲ پر انہوں نے لکھا ہے کہ شرک کی حقیقت میں بعض لوگوں کو کوئی جامع عنوان نہیں ملا

پھر طویل تقریر کے بعد تحریر کرتے ہیں بت پرستوں کے نزدیک غیر اللہ کو کلیات میں اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے اور جزیات میں وہ مستقل ہے اور قبر پرستوں کے نزدیک ہر ہر جز میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے تصرف کرتے ہیں گو یہ عقیدہ بھی علی الاطلاق غلط ہے مگر شرک نہیں اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ جب تک غیر اللہ کو اللہ تعالیٰ کی کسی صفت میں مستقل نہ مانے تو مشرک نہیں ان دونوں تحقیقوں سے معلوم ہوا کہ جب تک اللہ تعالیٰ کی کسی صفت کو مستقل نہ مانے یا برابر نہ مانے تو شرک نہیں ایسا کون مسلم ہے جو کہ کسی کو اس طریقہ پر کسی کو مانتا ہو یہ جواب لکھ کر میں نے ابھی روانہ کیا نہ تھا کہ انکا جواب آگیا

مطالعہ فرمائیں

آپکے تمام تر استدلال کا دارو مدار اس بات پر ہے کہ ملک الموت ایک شخص ہے یعنی شخص فرشتہ ہے جو عالم میں ہر جگہ حاضر ہو کر ارواح قبض کرلیتا ہے

Marfat.com

لیکن یہ بات درست نہیں کہ ملک الموت ایک خاص فرشتہ ہے بلکہ ارواح کا قبض کرنا جن فرشتوں کے سپرد ہے وہ ایک نہیں بلکہ زیادہ ہیں اور عزرائیل علیہ السلام ان تمام فرشتوں کے سربراہ ہیں یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں توفیٰ کی نسبت فرشتوں کی طرف ہوتی ہے قرآن پاک ارشاد فرماتا ہے (پ۵)

اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِھِمْ

لہذا اس سے آپکا استدلال حاضر ناظر بے محل ہے اور دلیل آپکی شَھِیْدًا ہے اگر اس شہادت دینے سے آپکا حاضر ناظر ہونا ثابت ہوتا ہو پھر تو تمام امت بھی حاضر ناظر ہونگے اور معاذ اللہ پھر امت کیلئے پیغمبر پر مزیتیا لازم آئے گا جو کہ ناجائز ہے کیونکہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہے شہادت علی الامتہ اور امت پر شہادت علی الناس ہے اب میری طرف سے عرض ہے کہ آپ اگر ایسے فتوے

Marfat.com

کا جواب ہی نہیں دیتے تو پہلے ہی لکھتے جواب جب سمجھ آیا لکھ دیا کہتے ہیں کہ مارنے والا ایک فرشتہ نہیں یہ کیوں لکھ کر بھیجا اس معلوم ہوتا ہے کہ جواب نہیں بن سکتا جب کچھ سمجھ آیا تو لکھ بھیجا اب اس کا جواب مطالعہ فرمائیں۔

میں نے لکھا جناب مولوی صاحب اگر مارنے والے بہت فرشتے ہوتے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو جواب ارشاد فرماتے کہ مارنے والا ایک فرشتہ نہیں بلکہ بہت فرشتے ہیں جو کہ مارتے ہیں اور عزرائیل علیہ السلام اُنکے سربراہ ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس طرح جواب نہیں مہربانی فرمایا بلکہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمیں عزرائیل علیہ السلام کے سامنے ایک طباق کے مانند بنادی ہے اور قرآن مجید نے جو توفیٰ کی نسبت الملٰئکہ کی طرف کی ہے اس لیے کی ہے کہ بہت سے فرشتے عزرائیل علیہ السلام

کے ساتھ معاون ہوتے ہیں (مشکوٰۃ شریف)

کتاب الجنائز باب فی ما یقال عند من

حضرہ الموت میں براءؓ بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کی حدیث نہیں دیکھی کہ جس وقت مومن کی موت کا

وقت آتا ہے تو سفید چہرے والے فرشتے جنکے چہرے سورج

کی طرح ہوتے ہیں جنت سے خوشبو اور کفن لیکر آتے ہیں بعد

عزرائیل علیہ السلام آتے ہیں اور سر کے پاس بیٹھ جاتے ہیں

طویل حدیث ہے

یہ پہلی دفعہ سنا ہے کہ مارنے والے بہت فرشتے ہیں

عزرائیل علیہ السلام مارنے والے ایک نہیں اور شہیدا

کا معنی رقیب اور مھیمن میں نے نہیں کیا تاکہ تم کو اعتراض کرنے

کا موقعہ ملتا کہ شہادت دینے سے اگر حاضر و ناظر ہونا ثابت

ہوتا ہے تو پھر امت بھی حاضر و ناظر ہو بلکہ امت اس فضیلت

میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ جائے کیونکہ جناب

Marfat.com

رسولِ مقبولِ صلے اللہ علیہ وسلم تو صرف امت پر گواہ
ہیں اور اُمت رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پہلی سب
امتوں پر گواہ ہونگے آپکو اگر تحقیق معلوم ہوتی تو اعتراض نہ کرتے
کیونکہ امت تو پہلی امتوں پر گواہی دیگی پہلی امتوں نے
نبیوں کی مخالفت کی تھی تو رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
بتلانے سے گواہی دیگی کہ پہلی اُمتیں انکے نبیوں کی مخالفت
کرتی رہیں اور رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی امت
کی صفائی کے گواہ ہونگے اپنی امت کی صداقت اور عدالت
کی گواہی دیں گے اور یہاں پر شہیدًا کا صلہ علیٰ آیا ہے
جسکا معنی خلاف گواہی دینا بنتا ہے
اِس لیے مفسرین نے شَہِیدًا کا معنی رقیب اور مہیمن
کیا ہے اگر مطلق گواہی مراد ہوتی تو یہ معنی بھی ہو سکتا تھا
کہ اللہ تعالیٰ نے بتلایا ہو اور یہ معنی بھی ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ
نے حاضر ناظر کیا ہو مگر صرف گواہی مراد ہوتی تو شَہِیدًا

کا صلہ علیٰ نہ ہوتا بلکہ عبارت قرآن مجید کی یوں ہوتی

وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ لَکُمْ شَھِیْدًا

محترم یہ دین کے مسائل ہیں محض تعصب سے کام لینا مومن کی شان نہیں مجھے اگر تحقیق اور دلکی تسلی مقصود نہ ہوتی تو مجھے آپکے پاس بھیجنے کی کیا ضرورت تھی آخر اپنے عقیدہ کی بھی تحقیق نہ ہوے علموں کی طرح لکیر کا فقیر نہیں ہونا چاہیے کہ جن مسائل میں آپ لوگوں کو مشرک اور کافر کہتے ہیں شرک اور کفر کے فتوے تو آپ لگاتے ہیں انکی اگر تحقیق کرنی پڑے تو صرف شرک کے ہی فتوے بازی پر ہی اکتفا کی جائے یہ بڑی زیادتی ہے آپ نے جواب میں لکھا ہے کہ آپکا استدلال اس پر ہے کہ ملک الموت ایک فرشتہ ہے مگر ملک الموت ایک فرشتہ نہیں بلکہ بہت فرشتے ہیں اور دلیل میں آیتہ پیش کی اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰھُمُ الْمَلٰئِکَۃُ

اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر مارنے والا
ایک فرشتہ ثابت ہو جائے تو پھر حاضر ناظر کا ثبوت
درست ہے اس آیتہ سے ثبوت متعدد فرشتوں کے
مارنے کا لینا غلط ہے کیونکہ توفتھم میں ھم ضمیر
جمع کی ہے اور الملئکۃ بھی جمع ہے اور شرح وقایہ
میں وضو کی بحث میں پڑھا ہوگا مقابلہ الجمع
بالجمع القسام الاحاد علی الاحاد پھر مطلب یہ
ہوا کہ ہر ایک شخص کیلئے مارنے والا علیحدہ علیحدہ
فرشتہ ہے حالانکہ یہ عقیدہ امید ہے کہ آپکا بھی نہ
ہوگا پھر وہی بنتا ہے جو کہ براء بن عازب کی حدیث
اور دقائق الاخبار اور تذکرۃ الموتیٰ والقبور کی
حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ مارنے کا ذمہ عزرائیل
علیہ السّلام کا ہے اور باقی فرشتے اُنکے مددگار
ہیں اس مضمون کا جواب رمضان شریف سے پہلے

اکوڑہ والوں کو بھیجا تو پھر ذلقیعدہ میں واپس جواب ملا کہ
مفتی صاحب یہاں سے چلے گئے ہیں اور انہوں نے دوسری جگہ
مدرسہ بنا لیا ہے اور پھر اس جواب ملنے کے بعد تیسرے یا
کہ چوتھے دن رکامل پور ہوئے، والوں نے ایک فتوے
کا جواب دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک والوں سے منگوایا
تو اس پر دستخط مفتی غلام فرید صاحب کے تھے
اکوڑہ والوں سے پھر اس جواب کا کوئی جواب نہ ملا
اس سے معلوم ہوا کہ جواب موجود نہ تھا اگر جواب ہوتا تو
ضرور دیتے اس لیے کہ انکے عقیدہ کی بات تھی ہر
انسان اپنے عقیدہ کے سچا ہونے کی سعی کرتا ہے د
دوسری بات یہ ہے کہ اگر مفتی صاحب نہ تھے تو نائب مفتی جناب
غلام الرحمن صاحب تو تھے اس سے پہلا جواب بھی نائب
مفتی صاحب ہی نے دیا تھا
پھر حافظ لطیف صاحب جو کہ ناصر پور کے رہنے والے ہیں

Marfat.com

مجھے کہا کہ ہمارے گاؤں میں ایک مولوی ہیں جو آئے دن
بڑا ہی شور کرتے ہیں شرک و بدعت کی مشین ہیں
یہ سوال وجواب مجھے دو میں جواب انسے پوچھوں گا پھر
انہوں نے جو جواب دیا وہ یہ ہے قارئین ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم   نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

امابعد فقد قال اللّٰہ تعالیٰ

اللّٰہ یقول الحق وھو یھدی السبیل ط

آپکے مقالے کا جواب درج ذیل ہے

دقائق الاخبار کے حوالہ سے جو حدیث نقل کیا گیا ہے
اور اس سے جو نتیجہ نکالا گیا ہے وہ صحیح نہیں اس لیے
کہ آپ نے یہ سمجھا ہے کہ ملک الموت ایک ہے
حالانکہ ملک الموت کے فرشتوں میں بے شمار معاون
اور مددگار ہیں

حضرت عزرائیلؑ کی مثال ایک افسر کی ہے جو کہ اسکے

Marfat.com

ماتحتی میں ہزاروں لاکھوں فرشتے سرگرم عمل ہیں

قرآنی آیاتیں ملاحظہ ہوں سورۃ انعام ایت نمبر ۶۱

حتی اذا جاء احدکم الموت توفتہ رسلنا وھم لا یفرطون

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے ابن کثیر جلد دوئم صفحہ ۱۳۸

پر ابن عباس رض کا قول نقل کیا ہے لملک الموت اعوان من

الملائکۃ یخرجون الروح من الجسد فیقبضھا یعنی ملک الموت

کے فرشتوں میں معاون ہیں جو جسم سے روح نکال

کر بس وہ اُس سے قبض کر لیتے ہیں یہی آیت سورۃ

اعراف میں بھی لایا گیا ہے الفاظِ قرانی دیکھیں حتیٰ

اذا جاء تھم رسلنا یتوفونھم نمبر ۳۷ سورۃ نازعات میں

والنازعات غرقاً والناشطات نشطاً سے مفسرین کے

نزدیک روح نکالنے والے فرشتے مراد ہیں پھر قرآن

کے سورہ مریم میں یہ بھی ذکر آیا ہے کہ وما نتنزل

الّا بامر ربک صفحہ ۶۴ کہ ہم تیرے ہی رب کے حکم سے

Marfat.com

اترتے ہیں خلاصۃ الکلام یہ ہوا کہ روح قبض کرنے والا
ایک فرشتہ نہیں حتیٰ کہ اس سے حاضر ناظر سمجھ کر
نتیجہ نکال دیا جائے بلکہ پوری جماعت ہے فرشتوں کا جو اس
کام پر معمور ہیں اور وہ جب بھی کسی کے روح نکالنے
کیلئے جاتے ہیں تو رب تعالیٰ اس سے حکم دیکر بھیج دیتا ہے،
نہ کہ وہ از خود جاکر کہ فلاں شخص کی عمر ختم ہے اس سے
قبض کر لینا چاہیے تو جب خدا انکو بھیج دیتا ہے تو
کہاں سے حاضر ناظر ہوا پھر اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ
اس سے معلوم ہوا کہ پیغمبر صلعم بھی حاضر ناظر ہیں یہ تو
دوسری غلطی ہے اس لیے کہ یہ نتیجہ اس حدیث سے
کسی صحابی نے بر آمد نہیں کیا اور نہ انہوں نے یہ
اجتہاد کیا ہے کہ اس حدیث کے رو سے حضور صلعم
حاضر ناظر ہیں کیونکہ یہ تو قرآن کے صریح نصوص کے
مخالف ہے حضور صلعم کے قول و فعل سے صریح ٹکر ہے

Marfat.com

جناب مولوی صاحب آپنے قرآن مجید کی جتنی آیتیں لکھی
ہیں سب آیتیں اردو رسم الخط میں لکھی ہیں حالانکہ
جس طرح قرآن مجید کے الفاظ کی حفاظت لازمی ہے
اسطرح رسم الخط کی رعایت لازمی ہے آپنے اپنے جواب
اور اکوڑہ والوں کے جواب کا کیا فرق کیا یعنی مارنے
والے بہت فرشتے ہیں اسکا صرف اعادہ کیا ہے
صرف فرق یہ کیا ہے کہ انہوں نے ایک آیت لکھی
تھی اور آپ نے دو اور آیتیں لکھدی ہیں اور تھوڑا
جذبات سے کام لیا حالانکہ جذبات کی بات نہ تھی حق تو
آپکا یہ تھا کہ میں نے اکوڑہ والوں کو متعدد فرشتوں کے
مارنے والا ہونے کے جواب میں عرض کی تھی اسکا جواب
آپ مہربانی کرتے مگر آپنے جواب دینے کے بجائے
اُسی جواب کا اعادہ کیا ہے جو ایک آیتہ کا جواب ہے وہ
ہی تین چار آیتوں کا جواب ہے آپنے میرے سوال

Marfat.com

کا جواب اس بنا پر دیا ہے کہ میں نے عزرائیل علیہ السلام
کا حاضر ناظر ہونا اس بنا پر کیا ہے کہ مارنے والا ایک
فرشتہ ہے جو کہ ہر جگہ حاضر ہو کر روح قبض کرتا ہے حالانکہ
میں نے عزرائیل علیہ السلام کو حاضر اس حدیث سے
ثابت کیا ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ زمین عزرائیل علیہ السلام کے سامنے اللہ تعالیٰ
نے ایک طباق کے مانند بنادی ہے پھر اس کے لیے
اکوڑہ والوں کے جواب میں میں نے صاف لکھا ہے پھر بھی
آپکو سمجھ نہیں آیا تو آپکی اس عامیت اور عقل پر رونا
چاہیے اگر سمجھ کر بھی دین میں تعصب کرتے ہو تو پھر
آپنے اپنے جواب کی ابتداء میں آیتہ مبارکہ لکھی ہے جسکا
معنی ہے ھدایتہ اللہ تعالیٰ دیتا ہے اللہ تعالیٰ ہی آپکو
ھدایتہ دے آپنے متعدد فرشتوں کے مارنے کی دلیل
میں ایک حدیث لکھی ہے جسکی عبارت میں بھی خیانت

59815

Marfat.com

کی ہے اور معنی میں بھی خیانت کی ہے اور خیانت صرف

اِس لیے کی ہے

کہ آپکے مُدعا پر صاف پانی پھر جاتا عبارت کی خیانت

اس طرح ہے کہ فیقبضہا کے بعد عبارت فیقبضہا

ملک الموت اذا انتہت الی الحلقوم کی عبارت اور

معنی کے لحاظ سے خیانت یہ ہے فیقبضہا مفرد کا

صیغہ ہے جسکا معنی ہے پس وہ قبض کرلیتا ہے اور مولوی

صاحب معنی کرتے ہیں پس وہ قبض کرلیتے ہیں حالانکہ

روح نکالتے ہیں پھر قبض کرلیتے ہیں آپکا معنی سمجھ نہیں آتا

بلکہ فیقبض کا فاعل سامنے قول ابن عباسؓ میں صاف

موجود ہے یعنی فرشتے روح جسم سے نکالتے ہیں جس

وقت حلقوم تک پہنچ تی ہے پس عزرائیل علیہ السلام

اسکو قبض کرلیتے ہیں یہ ہے آپکی دیانتداری اور اعتقادی

مسائل میں آپ لوگوں کو مشرک کہتے ہیں اس میں اپنے

Marfat.com

اپنے مدعا کے خلاف حدیث و قرآن میں چلا کی اس آیتہ
کی تفسیر میں خازن نے صاف لکھا ہے کہ عزرائیل علیہ السلام
اپنے معاون فرشتوں کو حکم دیتے ہیں جب روح خلق
تک پہنچتی ہے تو قبض خود کرتے ہیں مولوی آگے لکھتے ہیں یہ
ہی سورۃ اعراف میں بھی لایا گیا ہے الفاظِ قرآنی مطالعہ فرمائیں
حَتّٰی اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ پھر سورۃ
وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا سے مفسرین نے
روح نکالنے والے مراد لیے ہیں پھر قرآن مجید میں یہ بھی ذکر
آیا ہے وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ کہ ہم تیرے ہی رب
کے حکم سے اترتے ہیں (نوٹ، معنی تیرے ہی رب
کے حکم سے اترتے ہیں) (معلوم نہیں یہ حصر والا معنی کس
عبارت سے لیا ہے) خلاصۃ الکلام یہ ہوا کہ روح قبض
کرنے والا ایک فرشتہ نہیں حتی کہ اسے حاضر ناظر
سمجھ کر نتیجہ نکال دیا جائے بلکہ پوری جماعت ہے فرشتوں

Marfat.com

کا جو اُسکام پر معمور ہیں اور وہ جب بھی کسی کی روح کو
نکالنے جاتے ہیں تو رب تعالیٰ اُس سے حکم دیکر بھیج دیتے
ہیں نہ کہ وہ از خود جانکر کہ فلاں شخص کا عمر ختم ہے اُسے
قبض کر لینا چاہیے تو جب خدا اُسکو بھیج دیتا ہے تو کہاں
سے حاضر ناظر ہوا

میری گزارش یہ ہے اس عبارت میں تھوڑا سا فکر کریں
کہ کتنی فصاحت و بلاغت سے لبریز ہے اور کتنی علمی
قابلیت کی مظہر ہے ثابت یہ کرنا چاہیے کہ مارنے والے
بہت فرشتے ہیں جب کسی کا روح نکالنا چاہتے
ہیں تو رب تعالیٰ اُس سے حکم دیکر بھیجدیتے ہیں نہ
کہ وہ از خود جانکر کہ فلاں شخص کا عمر ختم ہے اُسے قبض کر لینا
چاہیے تو جب اُسکو خدا بھیجدیتا ہے تو کہاں سے حاضر ناظر
ہوا آپ تھوڑا عبارت پہ غور کریں کہ عبارت میں مولوی
صاحب عزرائیل علیہ السلام سے علمِ غیب کی نفی ثابت

Marfat.com

کر رہے ہیں اور نتیجہ حاضر ناظر نہ ہونے کا نکال رہے ہیں
جس میں اتنی تمیز نہیں کہ علم غیب علیحدہ مسئلہ ہے
اور حاضر ناظر علیحدہ مسئلہ ہے پھر اسکو ایسے مسائل
پر بحث کرنے کا کیا حق ہے حالانکہ اس عبارت سے
عزرائیلؑ کے علم غیب کا بھی ثبوت ہوتا ہے کیونکہ
جس کے روح قبض کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ دینگے کہ
فلاں شخص کا روح قبض کرنا ہے تو اسکو عزرائیلؑ اگر
نہ جانے گے تو کیسے ماریں گے کیا اللہ تعالیٰ نے عزرائیلؑ
کا ہاتھ پکڑ کر اس شخص کے پاس لے جاتے ہیں
کہ اس شخص کا روح قبض کرتا ہے یا کہ حکم فرماتے ہیں کہ
فلاں شخص کا روح قبض کرنا ہے مولوی صاحب آپنے لکھا
ہے کہ مارنے والے بہت فرشتے ہیں تو اس سے آپ
کیا مطلب لیتے ہیں اِس کے دو مطلب ہی بن سکتے ہیں
ایک تو یہ کہ ہر ایک انسان کے مارنے کیلئے علحدہ علحدہ

Marfat.com

فرشتہ ہے امید قوی ہے کہ آپ بھی ایسا عقیدہ نہ رکھتے ہونگے اور اُسکا جواب پہلے اکوڑہ والوں کے جواب میں عرض کر چکا ہوں آپ کے اِس جواب اور اکوڑہ والوں کے جواب میں صرف فرق اتنا ہے کہ انہوں نے دعوے کی دلیل صرف ایک ہی آیتہ دی تھی جو کہ کافی تھی اور آپ نے تین چار آیتیں پیش کر دیں مطلب تو ایک ہی ہے جو انکا جواب ہے وہ ہی آپکا جواب ہے آپکو اِس جواب کے اعادہ کی ضرورت نہ تھی مگر آپکے پاس جواب صرف یہی تھا اس جواب کے سوا اور کیا جواب ہے اگر متعدد فرشتوں سے آپکا یہ مطلب ہے کہ عزرائیل علیہ السلام کے معاون و مددگار ہیں جیسا کہ متعدد حدیثوں سے جو کہ پہلے استفتاء میں اخبار الاخیار اور تذکرۃ الموتےٰ والقبور اور براء بن عازب کی حدیث سے مشکوۃ شریف کے حوالہ سے پیش کیا ہے پھر تو بہت سے

Marfat.com

فرشتوں کا حاضر ناظر ہونا ثابت ہوتا ہے آپ تو ایک
کے حاضر ناظر ماننے سے بھاگ رہے ہیں یہاں تو آپکو
بہت سے حاضر ناظر ماننے پڑ گئے حالانکہ میں نے تو
حاضر ناظر ہونا عزرائیل علیہ السلام کا اِس بات سے
ثابت کیا تھا کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ عزرائیلؑ کے سامنے زمین کو مثل طباق کے بنا دیا
گیا ہے اور طباق میں جو اشیاء ہوتی ہیں جسکے سامنے
وہ طباق ہوتا ہے اس سے چھپی ہوئی نہیں ہو سکتی اگر
میرے سوال کو آپ سمجھنے کے باوجود اسکا جواب
دینے کے بجائے متعدد فرشتوں کے مارنے والے ہونے
پر زور دیتے ہیں تو آپکی دیانتداری کی بھی حد ہے اور پھر
جب اکوڑہ والوں کے جواب میں میں نے صاف لکھا
ہے کہ اگر بہت فرشتے مارنے والے ہوتے تو ضرور جناب
رسُولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم فرما دیتے

Marfat.com

مگر معلوم نہیں آپ کیوں متعدد فرشتوں کے مارنے پر زور دیتے ہیں اگر آپ اس لیے ایک فرشتہ مارنے والا نہیں مانتے کہ اگر مارنے والا ایک فرشتہ مانے تو حاضر ناظر ماننا پڑے گا اور حاضر ناظر ماننا شرک ہے تو پھر تذکرۃ الموتا والقبور اور دقائق الاخبار و مشکوٰۃ شریف جنہوں نے براء بن عازب کی حدیث لکھی جس سے مارنا کام عزرائیلؑ کا ثابت ہوتا ہے اِن کتابوں کے مصنفین پر اور پھر اِن حدیثوں کے راویوں پر کیا فتویٰ ہوگا جنہوں نے ایسی حدیثیں روایت کی ہیں جن سے مارنا صرف عزرائیلؑ کیلئے ثابت ہوتا ہے تھوڑی سی توفیق کر جائیں اور انکو بھی اس بمباری میں نشانہ بنائیں اور نعوذ باللہ پھر جس ذات پاک نے

قُلْ يَتَوَفّٰكُمْ مَلَكُ الْمَوْتِ یہ آتیہ نازل فرمائی ہے، بلکہ ایسی کتنی آتیں ہونگی جو کہ اِس وقت ذہن ناقص

Marfat.com

یں نہیں ہیں اس ذاتِ باصفات پاک پر نعوذ باللہ
نعوذ باللہ کیا فتویٰ لگاؤ گے اور نعوذ باللہ جناب
رسُول مقبولِ صلے اللہ علیہ وسلم پر کیا مہربانی فرماؤ گے
جنہوں نے متعدد حدیثوں میں ملک الموت ایک ہی
فرشتہ فرمایا ہے اگر آپ اِس اپنی ضد پر قائم ہیں کہ
مارنے والا ایک فرشتہ نہیں بلکہ بہت ہیں جو کہ علحدہ
علحدہ ڈیوٹی دیتے ہیں پھر جو حدیثوں میں آتا ہے کہ دو
فرشتے ہیں جو کہ قبر میں حساب لیتے ہیں ایک کا نام
منکر اور دوسرے کا نکیر حالانکہ بیک وقت کتنی
قبروں میں حساب لیتے ہیں عزرائیلؑ مارتے ہیں
پھر وہ حساب لیتے ہیں اگر عزرائیلؑ کا مارنا نہ مانو تو
اسکا کیا جواب ہے یا تو حسابِ قبر کا انکار کرنا پڑے
گا یا یہ کہنا پڑے گا کہ بہت سے فرشتے ہیں جنکے نام
منکر اور نکیر ہیں اور ہر ایک کا اپنا اپنا ہے اور معلوم

Marfat.com

نہیں یہ مضمون کہ جب بھی کسی کے روح کو نکالنے
جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس سے حکم دیکر بھیج
دیتے ہیں یہ کس حدیث شریف سے نکالا کیونکہ مشکوۃ
شریف جو کہ مسلم شریف اور قریبًا چالیس کتبِ حدیث
کا خلاصہ ہے اس میں تو کسی حدیث شریف میں یہ مضمون
نہیں ہاں اس طرح ضرور ہے المیت تحضرہ الملئکۃ
میت کے پاس فرشتے حاضر ہوتے ہیں دوسری حدیث
شریف اِنَّ العَبدَ المُومِنَ اذا کان فی انقطاع
مِن الدنیا واقبال من الاخرہ نزل الیہ
الملئکۃ یعنی جس وقت مومن کا دنیا سے تعلق توڑنے
اور آخرت کی طرف جانے کا وقت آتا ہے تو فرشتے
نازل ہوتے ہیں اس حدیث شریف میں بھی اللہ تعالیٰ
کا فرشتوں کو حکم اُس وقت دینا کوئی ثابت نہیں اور
سپارہ ۲۵ سورۃ دخان فِیھَا یُفرَقُ کُلُّ اَمرٍ

Marfat.com

حکیمۃ اس آیت پر شبیر احمد عثمانی صاحب
لکھتے ہیں یعنی سال بھر کے متعلق قضا و قدر حکیمانہ اور
اٹل فیصلے اسی عظیم الشان رات میں لوح محفوظ سے
نقل کر کے ان فرشتوں کے حوالے کیئے جاتے ہیں جو
شعبہائے تکوینیات میں کام کرنے والے ہیں مطلب
یہ ہوا کہ سال بھر کے غیوبات کا کہ فلاں وقت میں یہ شخص
مرے گا اور فلاں وقت میں وہ مرے گا اور فلاں وقت
میں یہ کام ہوگا اور فلاں وقت میں وہ کام ہوگا یہ ہے
شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانی صاحب جو کہ سال بھر کے غیوبات
فرشتوں کیلئے ثابت کر رہے ہیں اور ایک آپ ہیں کہ
ہر ایک مرنے والے کیلئے علیحدہ علیحدہ حکم فرما
رہے ہیں آپکو اپنے گھر کی خبر نہیں پھر آپ آگے لکھتے
ہیں کہ اسکا یہ نتیجہ نکالنا کہ اس سے معلوم ہوا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
بھی حاضر ناظر ہیں یہ دوسری غلطی ہے اس لیے کہ یہ نتیجہ

Marfat.com

اِس حدیث سے کسی صحابی نے نہیں برآمد کیا اور نہ انہوں نے یہ اجتہاد کیا ہے کہ اس حدیث کی رو سے حضور علیہ السلام حاضر ناظر ہیں کیونکہ یہ تو قرآن مجید کے صریح نصوص کے مخالف ہے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل سے صریح منکر ہے اور صحابہ (رضی اللہ عنہ) کے اقوال کے مخالف ہے

مولوی صاحب آپکی اِس سوتح پر افسوس کرنا چاہیے اور اس علم پر نثار ہونا چاہیے میں نے کب اِس حدیث سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر ناظر ہونے کا نتیجہ نکالا ہے میں نے تو لکھا ہے کہ جب عزرائیل علیہ السلام حاضر ناظر ہوں تو شرک نہیں اور جناب رسول مقبول (صلے اللہ علیہ وسلم) کا حاضر ناضر ماننا کیسے شرک ہے

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا حاضر ناظر ماننا تو

Marfat.com

وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا

سے میں نے ثابت کیا ہے
اور اکوڑہ والوں نے اس پر اعتراض کیا تھا
اسکا جواب بحمداللہ میں نے دیا تھا اور دونوں سوال
و جواب آپکے پاس موجود تھے اس کے باوجود اگر
آپکو سمجھ نہ آئے پھر آپکی عقل پر صد حیف ہے
یہ جواب میں نے ناصرپور والے مولوی صاحب کو لکھ
کر بھیجا مگر مولوی صاحب بوجہ ایک نامناسبہ کے
ناصرپور بھاگ گئے تھے بسیار تلاش کے بعد بھی
نہ ملے مگر امید قوی ہے کہ انسے اسکا کوئی جواب
نہ ملتا کیونکہ اگر انکے پاس کوئی جواب ہوتا تو اکوڑہ
والوں کے جواب کا اعادہ نہ کرتے اسکے بعد
متعدد علماء کو اپنی تسلی کیلئے دکھایا گیا مگر کوئی
تسلی بخش جواب نہیں ملا۔ تمت بالخیر!

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

66

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نصرۃ النواظر فی مسئلۃ الحاضر والناظر

:- مصنفہ :-

صاحبزادہ الحاج الحافظ سلطان

ذخیرہ

ناشر

دار العلوم فیض القرآن

آستانہ عالیہ غوثیہ غوریہ دربار رحمت شریف

Marfat.com